

بینکوں کی شرح سود میں بڑھتے ہوئے تفاوت اور ان کے بہت زیادہ منافع نے مالی وساطت کی کارگزاری اور اس شعبے میں مسابقت کے حوالے سے اہم پالیسی مسائل اٹھادیے ہیں۔ کارگزاری کو جانچنے کے لیے زیر نظر باب میں تقویمی سال 1997ء سے لے کر 2006ء تک کے مختلف بینکوں کے اعداد و شمار استعمال کرتے ہوئے بینکاری تفاوت کا تعین کرنے والے عوامل کا جائزہ لیا گیا ہے۔ پیٹل ریگریشن نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکاری تفاوت کا تعین کرنے والے اہم عوامل میں انتظامی اخراجات، غیر ادا شدہ قرضوں کے لیے رقوم کی پس اندازی، غیر سودی آمدنی، ملکیتی ڈھانچہ اور بینکاری شعبے میں مسابقت شامل ہیں۔ اس کے علاوہ امانتوں کی ساخت سے، جو ڈپازٹرز کے منافع کے بجائے سیالیت کے لیے ترجیحات کو ظاہر کرتی ہے، یہ پتہ چلتا ہے کہ بلا منافع (صفر آمدنی والی) امانتوں کا 25 فیصد حصہ امانتوں پر اوسط شرح سود کو دبا دیتا ہے۔ تقویمی سال 2006ء میں ان امانتوں پر بینکاری تفاوت 100 بیس پوائنٹ سے زیادہ ہے۔

## 1.1 تعارف

بینکاری کے شعبے کا بنیادی کام مالی وساطت ہے جس کی تعریف یہ ہے کہ یہ معیشت کے فاضل شعبوں (بچت کنندگان) سے حاصل کی گئی رقم کو سرمایہ کاروں کو فراہم کرنے کا عمل ہے۔ اس بنیادی عمل کی کارکردگی کا اندازہ مالی وساطت کی لاگت (م و ل) (cost of financial intermediation) سے کیا جاتا ہے۔ اس لاگت کا زیادہ ہونا موزوں نہیں ہوتا کیونکہ اس سے سرمایہ کاروں کے لیے قرض لینے کی لاگت بڑھ جاتی ہے اور کچھ نفع (COFI) سے کم ہو جاتا ہے۔ اس لاگت کا زیادہ ہونا موزوں نہیں ہوتا کیونکہ اس سے سرمایہ کارانہ سرگرمیاں معاشی اعتبار سے ناقابل عمل ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ لاگت زیادہ ہونے سے افراد کے لیے خطرات سے نمٹنے کی لاگت میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے اخراجات کو وقت کے ساتھ ساتھ ایک ہموار سطح پر رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

عملی طور پر م و ل کی مقدار صحیح معنوں میں معلوم کرنے کا کوئی ایک طریقہ نہیں۔ تاہم مختلف اظہاریوں سے اس کی جانچ ہو سکتی ہے جیسے شرح سود کے مارجن اور بینکاری تفاوت جس سے بینکاری شعبے کی قرض دینے اور رقم جمع کرانے کی نمائندہ شرحوں میں فرق ظاہر ہوتا ہے۔ م و ل کے سب سے زیادہ استعمال ہونے والے اظہاریے یہ ہیں: (1) خالص سودی مارجن، یعنی کمائے گئے سود اور ادا کردہ سود میں فرق جسے اوسط کا سببی اثاثوں یا کل اثاثوں کے ذریعے یکساں بنایا جاتا ہے، اور (2) خالص سودی مارجن (net interest margin) یعنی قرضوں اور امانتوں پر سود کی شرحوں میں فرق۔ یہ دونوں تعریفیں کچھ تحدیدات رکھتی ہیں۔ مثال کے طور پر خالص سودی مارجن میں کئی مسائل ہیں جیسے: (1) اس میں فیس اور کمیشن شامل نہیں جس سے اصل مارجن تبدیل ہو سکتا ہے، (2) اس میں معمولی تفاوت کے حوالے سے اہم معلومات عیاں نہیں ہوتیں کیونکہ اس میں تمام کا سببی یا کل اثاثے شامل ہوتے ہیں، اور (3) اگر بینک حکومتی بانڈ جاری کریں تو یہ پیمانہ م و ل کی ایک مسخ شکل پیش کرتا ہے کیونکہ حکومتی بانڈز پر حاصل عوامی کم ہوتا ہے۔

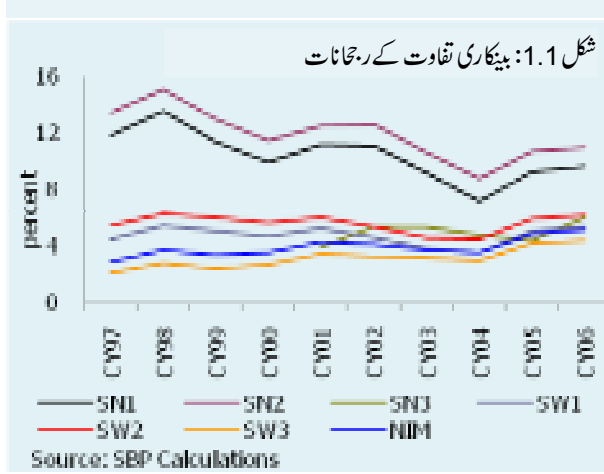
دوسری جانب قرضوں اور امانتوں پر اوسط شرح سود کا تفاوت بھی صحیح طور پر مدعا کا تعین نہیں کر سکتا۔ عملاً بینک تمام قرض داروں سے ایک ہی شرح وصول نہیں کرتے، نہ ہی تمام ڈیپازٹرز کو یکساں شرح کی پیش کش کرتے ہیں۔ بینکوں کی شرح قرض اور شرح امانت مختلف مواقع پر اور مختلف گاہکوں کے لیے مختلف ہوتی ہے۔ اس لیے اس کے سوا کوئی طریقہ نہیں کہ نمائندہ شرح ہائے قرض و امانت استعمال کی جائیں۔ اس مقصد کے لیے جو نمائندہ شرحیں استعمال کی جاتی ہیں وہ (بہ وزن) اوسط شرح قرض اور امانت ہیں۔ تاہم یہ یاد رہے کہ ان اوسط شرحوں سے معیشت کے مختلف شعبوں اور مختلف معاشی عاملین کی شرح قرض اور امانت میں فرق سامنے نہیں آتا۔

اس پس منظر میں پاکستان کے بینکاری کے شعبے میں پچھلے تین برس کے دوران مارجن ربینکاری تفاوت میں نمایاں اضافے کی تشریح و توضیح کرنے میں احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ بینکاری تفاوت کی بلند سطح اور اس کے ساتھ بینکاری کے شعبے کی ریکارڈ نفع آوری کی بنا پر اس شعبے میں کارگزاری اور مسابقت کے حوالے سے اہم پالیسی مسائل سامنے آگئے ہیں۔ بینکاری تفاوت زیادہ ہونے کے مالی شعبے کے مجموعی استحکام کے لیے بھی اہم مضمرات ہیں۔ بچت کنندگان کو کم حاصل ملنے سے رقم پس انداز کرنے کی ترغیب کم ہوتی ہے جس سے مالی شعبے میں رقم اکٹھا کرنے کا عمل متاثر ہوتا ہے۔ دوسری طرف قرضوں پر بلند شرح سود کے معیشت کی سرمایہ کارانہ سرگرمیوں پر بھی منفی اثرات پڑتے ہیں۔

ان مسائل اور حال میں ابھرنے والی صورتحال کے پیش نظر اس باب میں پاکستان میں بینکاری تفاوت کے تحریکات پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ 1997ء سے

2006ء تک کے بینکوں کے اعداد و شمار کو استعمال کرتے ہوئے بینکاری تفاوت کی سطح بلند ہونے کے پیچھے کام کرنے والے عوامل کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس تجربے کے بعد مسئلے کے حل کے لیے پالیسی کے حوالے سے کچھ تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

## 1.2 پاکستان میں بینکاری تفاوت: چند حقائق



بروک اور سواریز (2000ء) اور کوئیو (2003ء) کی تقلید کرتے ہوئے ہم نے پاکستان کے تمام جدولی بینکوں کے اعداد و شمار استعمال کر کے بینکاری تفاوت کے چھ مختلف اظہار بے معلوم کیے ہیں۔ ان اظہاروں میں تفاوت کی بہت محدود تعریف سے لے کر بہت وسیع تعریف تک استعمال کی گئی ہے۔<sup>1</sup> شکل 1.1 اور جدول 1.1 پر نظر ڈالی جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ پچھلے دو برسوں (تقویمی سال 2005ء اور 2006ء) کے دوران بینکاری تفاوت بڑھ گیا ہے۔ 2006ء میں تمام تعریفوں کے مطابق بینکاری تفاوت میں اضافہ ہوا۔ بہت زیادہ استعمال ہونے والا پیمانہ خالص سودی مارجن بھی 2005ء میں 5 فیصد سے بڑھ کر 2006ء میں 5.2 فیصد ہو گیا۔

مختلف تعریفوں کے اعتبار سے بینکاری تفاوت میں بہت فرق ہے۔ 2006ء میں مختلف تعریفوں کے لحاظ سے تفاوت 4.4 سے 11 فیصد تک ہے۔

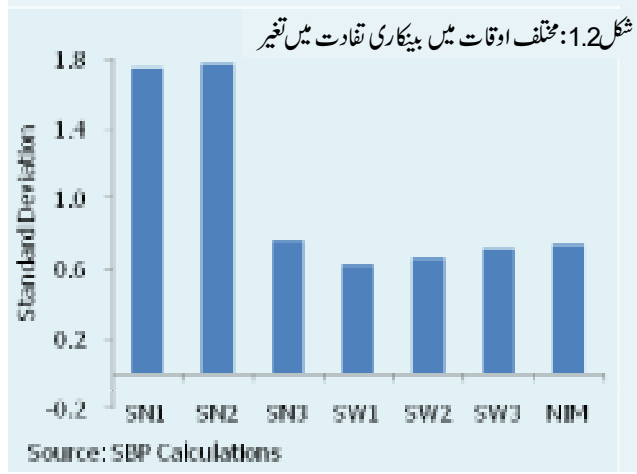
1۔ ایس این 3<sup>2</sup> کو چھوڑ کر جو تعریفیں محدود نوعیت کی ہیں ان کے لحاظ سے بینکاری تفاوت ان تعریفوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے جو وسیع ہیں۔ یہ فرق اس

جدول 1.1: پاکستان میں بینکاری تفاوت										
فیصد										
1997ء	1998ء	1999ء	2000ء	2001ء	2002ء	2003ء	2004ء	2005ء	2006ء	
11.8	13.5	11.4	10.0	11.2	11.1	9.1	7.2	9.2	9.6	ایس این 1
13.4	15.1	12.9	11.4	12.5	12.5	10.6	8.8	10.7	11.0	ایس این 2
دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	3.9	5.3	5.4	4.8	4.4	6.1	ایس این 3
4.5	5.4	5.0	4.7	5.2	4.6	3.8	3.6	5.1	5.3	ایس ڈبلیو 1
5.5	6.4	6.0	5.6	6.1	5.4	4.6	4.5	6.0	6.2	ایس ڈبلیو 2
2.1	2.8	2.4	2.7	3.4	3.3	3.1	2.9	4.2	4.4	ایس ڈبلیو 3
2.8	3.7	3.3	3.5	4.3	4.1	3.7	3.5	5.0	5.2	خالص سودی مارجن
ماخذ: تمام جدولی بینکوں کے سالانہ آڈٹ شدہ کھاتوں پر مبنی اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار										
ایس: Spread یعنی تفاوت، این: Narrow یعنی محدود، ڈبلیو: Wide یعنی وسیع										
ایس این 1 = ((مکس سود ÷ اوسط قرضے) - (سودی اخراجات ÷ اوسط امانتیں)) × 100										
ایس این 2 = ((مکس سود + کمیشن) ÷ اوسط قرضے) - (سودی اخراجات ÷ اوسط امانتیں)) × 100										
ایس این 3 = ((قرضوں پر مکس سود ÷ اوسط قرضے) - (امانتوں پر ادائ شدہ سود ÷ اوسط امانتیں)) × 100										
ایس ڈبلیو 1 = ((مکس سود ÷ اوسط سودی اثاثے) - (ادائ شدہ سود ÷ سودی واجبات)) × 100										
ایس ڈبلیو 2 = ((مکس سود جمع کمیشن ÷ اوسط سودی اثاثے) - (ادائ شدہ سود ÷ سودی واجبات)) × 100										
ایس ڈبلیو 3 = (مکس سود - ادائ شدہ سود) ÷ اوسط اثاثے × 100										
خالص سودی مارجن = (مکس سود - ادائ شدہ سود) ÷ اوسط کاسبی اثاثے × 100										

<sup>1</sup> محدود نوعیت کی تعریفوں میں تفاوت کو عام طور پر بینکاری شعبے کے قرضوں اور امانتوں کی بنیاد پر نکالا جاتا ہے جبکہ وسیع نوعیت کی تعریفوں میں مختلف بینکاری سرگرمیوں بشمول سرمایہ کاری، قرض گیری اور اثاثوں اور واجبات سے متعلق دیگر سودی سرگرمیوں کو شامل کیا جاتا ہے۔

<sup>2</sup> سوال یہ ہے کہ بینکاری تفاوت کی ایس این 3 کی تعریف دیگر محدود نوعیت کی تعریفوں سے مختلف کیوں ہے۔ اس سلسلے میں تین نکات قابل غور ہیں۔ اول، محدود وسیع تعریفیں بینکاری تفاوت نکالنے کے لیے نپ نما پر مبنی ہیں، شائع شدہ پر نہیں۔ دوم، ایس این 3 تعریفیں ایس این 1 اور ایس این 2 کے مقابلے میں حقیقت کے زیادہ قریب ہیں۔ آخر میں، یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ بینکاری تفاوت کی مختلف تعریفیں یہ واضح کرنے کے لیے کی گئی ہیں کہ بینکاری تفاوت کا انحصار اس کی تعریف پر ہوتا ہے۔

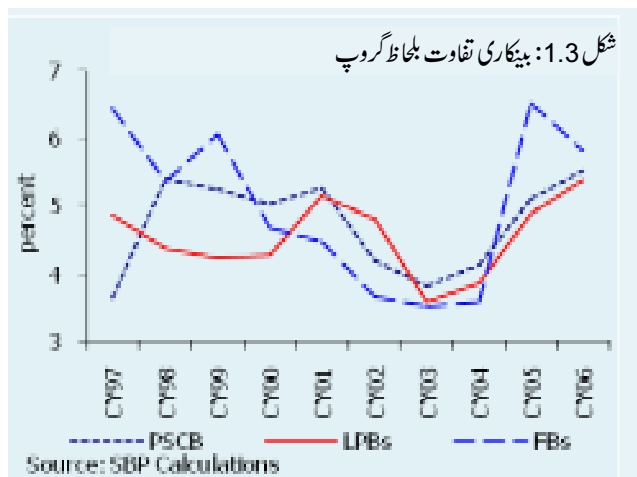
لیے ہے کہ بینکاری تفاوت معلوم کرنے کے لیے مختلف بنیاد استعمال کی جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کسی ایک تعریف کی بنیاد پر بینکاری تفاوت کا رویہ کافی عرصے تک دیکھا جائے تو اس سے م و ل یا بینکاری شعبے کی کارکردگی کا تجزیہ زیادہ اچھا ہو سکے گا، بجائے اس کے کہ کسی ایک موقع پر تفاوت کی اصل سطح معلوم کی جائے۔



2- ایس این 3 کو چھوڑ کر محدود نوعیت کی تعریف والے بینکاری تفاوت میں وسیع نوعیت کی تعریف کی نسبت زیادہ اتار چڑھاؤ دیکھنے میں آیا (دیکھئے شکل 1.2)۔ یہ فرق بھی زیادہ تر بنیاد میں اختلافات کی وجہ سے ہے کیونکہ امانتوں کی بنیاد عموماً بینکاری نظام کے قرضہ جات سے زیادہ بڑی ہوتی ہے۔<sup>3</sup> چنانچہ اگر سود کی شرح مسلسل بدل رہی ہو تو قرض اور امانت کی شرحوں کا عین مطابق ہونا مشکل ہے۔ اگر شرح سود میں اضافے کے ماحول میں شرح قرض میں اضافہ عموماً شرح امانت میں اضافے سے زیادہ ہوتا ہے جس سے بینکاری تفاوت بڑھتا ہے اور اگر شرح سود گر رہی ہو تو اس کے برعکس ہونے کا امکان ہے۔ بنیاد میں

فرق کے علاوہ شرح قرض اور امانت کی تطبیقی تاخیر (adjustment lag) بھی مختلف ہوتی ہے۔ جب شرح سود بڑھ رہی ہو تو شرح قرض شرح امانت کے مقابلے میں جلد مطابق ہو جاتی ہے جبکہ گرتی ہوئی شرح سود کے ماحول میں شرح امانت شرح قرض کی نسبت جلد مطابق ہوتی ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہ کیفیت ہر جگہ لاگو نہیں ہوتی کیونکہ مختلف معیشتوں میں شرح قرض اور رقم اکٹھا کرنے کی سرگرمیوں کے حوالے سے مسابقت کی سطح مختلف ہوتی ہے۔ مندرجہ بالا بحث میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ امانتیں اکٹھا کرنے کے مقابلے میں قرض کے حوالے سے مسابقت زیادہ ہوگی کیونکہ پاکستان میں حالیہ دور میں یہی صورت رہی ہے۔ یہ بات اس لیے اور بھی درست ہے کہ بینکوں نے حالیہ برسوں میں واجبات کی مصنوعات میں جدتیں لانے کی بجائے اثاثے بڑھانے پر زیادہ توجہ مرکوز کی ہے۔

3- بینکاری تفاوت کی کسی ایک تعریف اور اس کی سطح کے حق میں دلائل دیے جاسکتے ہیں مگر یہ نقطہ نظر متفقہ نہیں۔ ایک موقع پر کوئی ایک مخصوص تعریف زیادہ موزوں ہوتی ہے اور کسی دوسرے موقع پر دوسری۔



بینکاری تفاوت کے تفصیلی تجزیے کے لیے ہم نے ایس ڈبلیو 1 کی تعریف استعمال کی ہے جو کثرت سے استعمال ہوتی ہے۔ اس تعریف کے لحاظ سے بینکاری تفاوت 2004ء میں 3.6 فیصد (کم ترین سطح) سے بڑھ کر 2006ء کے آخر تک 5.3 فیصد ہو گیا جو صرف دو سال کے عرصے میں 170 بیس پوائنٹ کا اضافہ ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ بینکاری تفاوت میں یہ نمایاں اضافہ مختلف بینکوں میں یکساں نہیں تھا (دیکھئے شکل 1.3)۔ غیر ملکی بینکوں کا بینکاری تفاوت 2005ء میں 6.5 فیصد ہو گیا اور اگلے سال بڑھ کر 5.8 فیصد تک پہنچ گیا جو اب بھی دیگر بینکاری گروپوں کے تفاوت سے خاصا زیادہ ہے۔ دوسری طرف سرکاری کمرشل بینکوں اور مقامی نجی بینکوں کا بینکاری تفاوت بھی بڑھ رہا ہے لیکن ان میں باہمی طور پر یکسانیت پائی جاتی ہے۔ ان رجحانات کے علاوہ غیر ملکی بینکوں کے بینکاری تفاوت میں دیگر بینکنگ گروپوں کی نسبت بہت زیادہ تغیر بھی پایا گیا۔

<sup>3</sup> تقویمی سال 2006ء کے آخر تک بینکاری شعبے کی امانتیں 3201.9 ارب روپے تک پہنچ گئیں جبکہ خالص واجب الادا قرضے 2389.1 ارب روپے تھے۔

شکل 1.3 سے ظاہر ہے کہ مقامی نجی بینکوں کا بینکاری تفاوت پچھلے دو برسوں (2005ء اور 2006ء) میں سب سے کم تھا، تاہم اس سے پوری تصویر سامنے نہیں آتی کیونکہ تفاوت کی اوسط سطح میں کچھ بہت اہم معلومات ظاہر نہیں ہوتیں۔ ہم نے 35 بینکوں کے اعداد و شمار استعمال کر کے 2005ء اور 2006ء کے بینکاری تفاوت کا تجزیہ کیا ہے۔ پچھلے دو برسوں (2005ء اور 2006ء) کے دوران اوسط تفاوت کی بنیاد پر بینکوں کی درجہ بندی سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلند بینکاری تفاوت رکھنے والے سب سے اوپر کے 15 بینکوں میں تینوں بینکنگ گروپوں (سرکاری کمرشل بینک، مقامی نجی بینک اور غیر ملکی بینک) کے نمائندہ بینک شامل ہیں۔ ان 15 میں سے 4 غیر ملکی اور 2 پبلک سیکٹر کمرشل بینک ہیں۔ بقیہ نو ملکی نجی بینک ہیں۔ اوسط شرح امانت (average deposits rate) اور اوسط شرح قرض (average lending rate) کے لحاظ سے ان بینکوں کی درجہ بندی دلچسپ ہے۔ ان معلومات پر مبنی نتائج کا خلاصہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

- بلند تفاوت والے 15 بینکوں میں سے 10 زیادہ اوسط شرح قرض رکھنے والے سب سے اوپر کے 15 بینکوں میں بھی رکھے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ بلند شرح قرض کے لحاظ سے سب سے اوپر کے 5 میں سے 4 بینک صارفی مالکاری کے شعبے میں سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ ان بینکوں کی صارفی مالکاری کی واجب الادا رقم بینکاری کے شعبے کی جانب سے صارفین کو فراہم کردہ مجموعی قرضوں کا 27.5 فیصد ہے جبکہ مجموعی واجب الادا قرضوں میں ان کا حصہ صرف 8.8 فیصد ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان بینکوں کی تفاوت کی بلند سطح میں صارفی مالکاری کا بڑا کردار ہے جس میں عموماً خطرے کا پہلو ہونے کی بنا پر سود کی شرحیں زیادہ ہوتی ہیں۔
- پانچ بڑے بینک بھی زیادہ بینکاری تفاوت رکھنے والے سب سے اوپر کے 10 بینکوں میں شامل ہیں۔ ایک بینک کو چھوڑ کر، ان میں سے کوئی بھی بینک سب سے زیادہ اوسط شرح قرض رکھنے والے اوپر کے 15 بینکوں میں شامل نہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان بینکوں کا بلند تفاوت اوسط شرح امانت کم ہونے کی وجہ سے ہے۔ بینکاری نظام میں طویل عرصے سے ان کی موجودگی اور شاخوں کا جال دور تک پھیلا ہونے کی بنا پر ان پر عوام کا اعتماد ہے جس نے امانتوں میں ان کا حصہ بڑھانے میں کردار ادا کیا ہے۔
- ایک بینک کو چھوڑ کر، کوئی بھی بینک اوسط شرح امانت کے لحاظ سے اوپر کے 15 بینکوں کی فہرست میں شامل نہیں۔ اوسط شرح امانت کے اعتبار سے بڑے بینک عموماً سب سے نیچے ہیں تاہم غیر ملکی بینک درجہ بندی میں فہرست کے بیچ میں آتے ہیں۔ اس سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بینک امانتیں اکٹھا کرنے کے حوالے سے مسابقت کم ہونے کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔
- تجربے میں شامل عرصے کے لیے یہ عام خیال درست ثابت نہیں ہوا کہ غیر ملکی بینک امانتوں پر زیادہ منافع پیش کرتے ہیں۔ زیادہ اوسط شرح امانت والے اوپر کے 15 بینکوں میں ایک بھی غیر ملکی بینک نہیں ہے جس کا زیادہ تفاوت ہو۔ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ متوسط درجے کے مقامی نجی بینک ڈپازٹرز کو بہتر منافع پیش کرتے ہیں۔

### 1.3 بینکاری تفاوت: بین الاقوامی موازنہ

پاکستان میں ایس ڈبلیو 1 کا تجزیہ جاری رکھتے ہوئے جدول 1.2 پر نظر ڈالیے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مختلف ملکوں میں بینکاری تفاوت میں خاصا فرق ہے۔ مثال کے طور پر 2006ء میں جاپان میں صرف ایک فیصد کا بینکاری تفاوت تھا جبکہ برازیل میں یہ 6.1 فیصد تھا۔ پاکستان زیادہ بینکاری تفاوت رکھنے والے ملکوں میں شامل ہے اور دس منتخب ممالک کی فہرست میں چوتھے نمبر پر ہے۔ تاہم یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ مختلف ملکوں کے بینکاری تفاوت میں براہ راست تقابل اتنا مفید نہیں کیونکہ مختلف علاقوں میں اس اصطلاح کی تعریف میں اختلاف ہے اور اسے معلوم کرنے کے طریقے بھی مختلف ہیں<sup>4</sup>۔ علاوہ ازیں ابھرتی ہوئی معیشتوں میں مختلف سطح کی مالی آزادی بھی ان کے بینکاری تفاوت پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔

جدول 1.2 میں دی گئی اہم ترین معلومات زیر نظر عرصے میں بینکاری تفاوت کے رجحانات سے متعلق ہے۔ پچھلے چند برسوں کے دوران بیشتر منتخب

<sup>4</sup> ہم نے آئی ایف ایس کے اعداد و شمار استعمال کیے ہیں جن سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ مختلف ملکوں کی شرح قرض اور شرح امانت کیسے نکالی جاتی ہے۔

ممالک میں بینکاری تفاوت کم ہوا ہے جبکہ پاکستان میں یہ حالیہ برسوں میں 5 فیصد سے بھی بڑھ گیا ہے۔ پاکستان میں بینکاری کے شعبے نے عام طور پر اپنا دفاع اس طرح کیا ہے کہ بینکاری کی خدمات پر دیگر بینک چارجز (فیس اور کمیشن) بین الاقوامی شرحوں سے بہت کم ہیں۔ اس بحث کے لیے بینک چارجز کا تفصیلی تجزیہ معاون ہوگا تاہم کچھ معروضات پیش کی جاسکتی ہیں۔ اول، بینکاری کے شعبے میں بینک چارجز کا موازنہ کرنا بہت دشوار ہے کیونکہ بینکوں کی فیس اور کمیشن کے ڈھانچے میں بہت فرق ہے۔ پاکستان کے پانچ بڑے بینکوں کے چارجز کو دیکھا جائے تو یہ بات فوری طور پر واضح ہو جاتی ہے۔ دوم، فیس اور کمیشن کے تقابل کے لیے کوئی تسلیم شدہ بین الاقوامی پیمانہ موجود نہیں۔ ان مسائل کے علاوہ قواعد و ضوابط کے امور بھی بینک چارجز کے بین الاقوامی تقابل کے نتائج کو پیچیدہ بنا دیتے ہیں۔

مندرجہ بالا عوامل بینک چارجز کا تفصیلی تجزیہ کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں تاہم بینکاری کے شعبے کی غیر سودی آمدنی کو بینکوں کی فیس اور چارجز کے ایک عمومی اظہاریے کے طور پر لیا جاسکتا ہے۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے، بینکاری کے شعبے کی مجموعی فیس، کمیشن اور بروکریج آمدنی (FCBI) 2006ء میں بڑھ کر

جدول 1.2: مختلف ممالک کے بینکاری تفاوت کا موازنہ									
فیصد									
1997ء	1998ء	1999ء	2000ء	2001ء	2002ء	2003ء	2004ء	2005ء	2006ء
4.5	5.4	5.0	4.7	5.2	4.6	3.8	3.6	5.1	5.3
پاکستان*									
5.9	5.6	5.4	6.9	7.3	7.8	8.2	7.6	5.9	6.2
برازیل									
7.1	7.7	8.2	8.3	9.1	8.6	7.4	6.5	6.5	6.1
جنوبی افریقہ									
4.6	5.3	5.8	5.3	4.4	5.0	5.2	4.7	4.6	4.0
مشرقی ایشیائی ممالک									
2.9	3.6	4.4	4.3	3.8	3.3	3.2	3.0	3.0	3.3
ملائیشیا <sup>3</sup>									
1.8	دستیاب نہیں	1.9	6.0	3.1	3.4	6.3	7.7	6.0	4.6
انڈونیشیا <sup>2</sup>									
6.1	4.7	3.6	2.6	3.7	4.5	4.3	3.9	4.6	4.5
فلپائن <sup>3</sup>									
ترقی یافتہ ممالک									
3.5	3.4	2.7	1.3	2.6	3.5	3.1	3.0	2.6	1.6
سوئٹزرلینڈ									
4.6	4.4	4.5	5.1	5.5	5.1	5.2	5.2	5.4	5.5
آسٹریلیا									
2.1	2.1	2.0	2.0	1.9	1.8	1.8	1.7	1.4	1.0
جاپان									

ماخذ: انٹرنیشنل فنانشل اسٹیٹسٹکس

تفاوت = شرح قرض - شرح امانت

\* : تفاوت = ((مکسود سود ÷ اوسط سودی اثاثے) - (اداشدہ سود ÷ اوسط سودی واجبات)) × 100

1: شرح قرض اور 3 تا 6 ماہی شرح امانت میں فرق

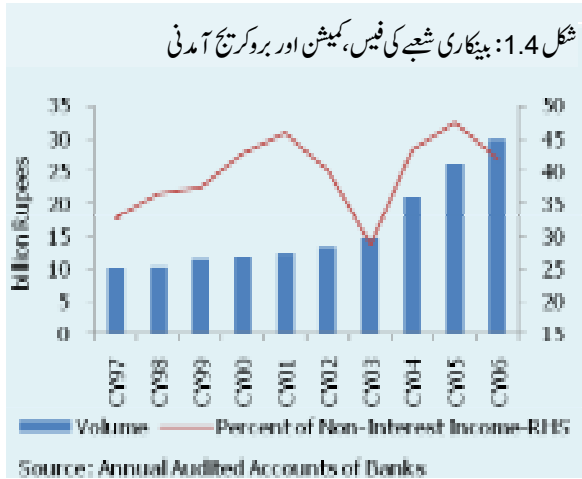
2: جاری سرمائے کی شرح قرض اور سہ ماہی شرح امانت میں فرق

3: اوسط شرح قرض اور سہ ماہی شرح امانت میں فرق

30 ارب روپے تک ہو چکی ہے جبکہ 2003ء میں یہ صرف 14.7 ارب روپے تھی، یعنی 25 فیصد سے زیادہ کی مرکب سالانہ اوسط نمو ہوئی۔ مزید برآں غیر سودی آمدنی میں ایف سی بی آئی کا حصہ جو 2003ء میں کم ہو کر 28.8 فیصد رہ گیا تھا حالیہ برسوں میں یکدم بڑھ کر 40 فیصد سے زائد ہو گیا ہے (دیکھئے شکل 1.4)۔ ایف سی بی آئی کے حجم اور حصے میں اس فرق کے ساتھ شرح سود کی بڑھتی ہوئی شرح اور بینکاری شعبے کی ریکارڈڈ نفع آوری بھی ہیں۔ مزید برآں اسٹیٹ بینک کی جانب سے بینک چارجز پر عائد پابندیاں ہٹائے جانے کے بعد ایف سی بی آئی میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا<sup>5</sup>۔

مندرجہ بالا بحث سے پتہ چلتا ہے کہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے پابندیاں ختم کیے جانے کے بعد بینک چارجز میں اضافہ ہوا۔ تاہم بینکاری شعبے کی فیس اور کمیشن کے ڈھانچے کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے بینک چارجز کا تفصیلی تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ بینکاری تفاوت کا تعین کرنے والے اہم عوامل کو سمجھنے کے لیے بھی کوششوں کی ضرورت ہے جن کا اگلے سیکشن میں تجزیہ کیا گیا ہے۔

<sup>5</sup> اسٹیٹ بینک نے اپنے بی پی ڈی سرکل نمبر 33 بتاریخ 12 اکتوبر 2003ء کے ذریعے بینک چارجز کی پالیسی میں مزید آزادی دی جس سے بینکوں کو مختلف خدمات کے لیے اپنے چارجز کا تعین کرنے کا اختیار مل گیا۔



#### 1.4 پاکستان میں بینکاری تفاوت کا تعین کرنے والے عوامل

عام طور پر بینکاری تفاوت ان عوامل سے متعین ہوتا ہے: (1) انتظامی اخراجات بشمول بیلنس شیٹ کی ساخت، ضمنی حاصل وغیرہ، (2) شعبے سے مخصوص اظہاریے جیسے مسابقت کی سطح، قواعد و ضوابط جیسے کم سے کم سرمائے کی شرط، مطلوبہ نقد محفوظ اور لازمی شرح سیالیت وغیرہ، اور (3) کئی معاشی اظہاریے بشمول خام ملکی پیداوار کی حقیقی شرح، گرانی اور سود کی شرحیں وغیرہ۔<sup>6</sup> ریاضیاتی اعتبار سے اسے یوں ظاہر کرتے ہیں:

$$SP_{i,t} = f(BSI_{i,t}, ISI_t, Mt) + E_{i,t}$$

یہاں  $SP_{i,t}$  کا مطلب ہے وقت  $t$  پر بینک  $i$  کا بینکاری تفاوت،  $BSI_{i,t}$  کا مطلب ہے وقت  $t$  پر بینک  $i$  کے مخصوص بینکاری اظہاریے،  $ISI$  سے مراد ہے وقت  $t$  پر اس شعبے کے مخصوص اظہاریے اور  $MI_t$  کا مطلب ہے وقت  $t$  پر کل معاشی اظہاریے۔ اظہاریوں کے ساتھ منسلک لاحقے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ بینکوں کے مخصوص اظہاریے مختلف بینکوں میں اور مختلف مواقع پر مختلف ہو سکتے ہیں کیونکہ ان اظہاریوں کا انحصار عموماً بینک کی پالیسی پر ہوتا ہے۔ تاہم بینکاری کے شعبے سے مخصوص اور کئی معاشی اظہاریے صرف مختلف مواقع پر مختلف ہو سکتے ہیں کیونکہ کسی خاص موقع پر تمام بینکوں کے لیے قواعد و ضوابط اور کئی معاشی ماحول یکساں ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا مساوات ایک گلسڈ ایفیکٹ پینل ریگریشن تکنیک کو استعمال کرتے ہوئے تخمینہ کی جاتی ہے جو 1997ء سے 2006ء تک کے 31 بینکوں کے متوازن پینل اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ بینکوں کے ریز بیکوئل میں ہم عصر روابط کی گنجائش رکھنے کے لیے ہم نے وائٹ کراس سیکشنز کا طریقہ استعمال کیا ہے۔ اس کے علاوہ آٹو کوریلیشن کی درستی کے لیے بھی ایک AR رقم شامل کی گئی ہے عام طور پر اس نوعیت کی غلطی بڑی اغلاط کو جنم دیتی

جدول 1.3: گلسڈ ایفیکٹ پینل ریگریشن کے نتائج  
بینکاری تفاوت: منحصر متغیر

متغیر	عددی سر	ٹی اسٹیٹ
انٹر سپٹ	-1.0543	-1.0696
بینکوں کے مخصوص اظہاریے		
کل آمدنی میں غیر سودی آمدنی کا حصہ	-0.0188*	-7.3303
تموین اور غیر ادا شدہ قرضوں کا تناسب (t-1)	0.0030*	3.7643
انتظامی اخراجات اور کل اثاثوں کا تناسب	0.2185**	2.5216
غیر ملکی بینکوں کے لیے ڈی صنعتوں کا مخصوص اشاریہ	1.0278**	2.2658
ہر فنڈل اشاریہ	0.0031*	3.2313
کئی معاشی اظہاریے		
حقیقی جی ڈی پی نمو (t-1)	0.1876*	5.0027
شرح سود کی تغیر پذیری	0.1151*	5.0028
منحصر متغیر کی تاخیری قدر	0.2258*	4.3231
وزنی شماریات		
ترمیم شدہ آر مربع	0.8869	
ریگریشن کی معیاری خطا	1.0757	
ایف-اسٹیٹ (امکان)	0.0000	
ڈربن وائٹس اسٹیٹ	1.6655	
مشاہدات کی تعداد	279	

\* اور \*\* بالترتیب اہمیت کی 1 اور 5 فیصد سطح کو ظاہر کرتے ہیں۔  
ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے اعداد و شمار

ہے۔ بہترین پینل ریگریشن کے نتائج جدول 1.3 میں دیے گئے ہیں جس میں تخمینہ کے عرصے کے دوران بینکاری تفاوت میں 88.7 فیصد فرق کی وضاحت کی گئی ہے۔ انٹر سپٹ کو چھوڑ کر تمام دیگر تخمینہ 1 تا 5 کی سطح کی شماریاتی اہمیت رکھتے ہیں۔ عددی سروں کی تشریح ذیل میں دی گئی ہے۔

<sup>6</sup> اسی طرح کا ایک تجزیہ اسٹیٹ بینک کی اشاعت 'پاکستان: فائنل سیکٹر اسٹیمنٹ 2005' میں کیا گیا تھا۔ 2006ء کے اعداد و شمار کی تجدید کر کے اور متغیرات کی تعریفوں کو بہتر بنا کر ہم ریگریشن تجزیے میں اور بہتری لاسکتے ہیں۔ 1996ء کو تجزیے سے خارج کر دیا گیا ہے کیونکہ 1996ء کا بینکاری تفاوت 1995ء کے اعداد و شمار کی کچھ دشواریوں کی بنا پر صحیح طور پر نہیں نکالا جاسکتا۔

<sup>7</sup> ریگریشن کے معینہ اثرات کے نتائج جدول میں درج نہیں تاہم اسٹیٹ بینک سے تخمینہ معلوم کیے جاسکتے ہیں۔

#### 1.4.1 غیر سودی آمدنی اور بینکاری تفاوت

عام طور پر یہ توقع کی جاتی ہے کہ غیر سودی آمدنی (فیس، کمیشن، بروکریج سرگرمیوں اور زر مبادلہ کی لین دین کی آمدنی) کا بینکاری تفاوت سے منفی ربط ہے کیونکہ اس آمدنی کا کچھ حصہ انتظامی اخراجات اور ضروریات پوری کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ریگریشن تخمینے سے اس توقع کو تقویت ملتی ہے۔ تاہم اس کا عددی سرچھونا ہے۔ مجموعی آمدنی میں 100 بیس پوائنٹ کا اضافہ ممکنہ طور پر تفاوت میں فقط دو بیس پوائنٹ میں کمی لائے گا۔ بہر حال اس نتیجے کو اس کی ظاہری شکل میں تسلیم نہیں کر لینا چاہیے کیونکہ مجموعی آمدنی میں غیر سودی آمدنی کا حصہ زیر نظر عرصے کے دوران بہت متغیر رہا ہے۔<sup>8</sup> مزید یہ کہ زیر نظر عرصے کے دوران بینکاری تفاوت میں 23 بیس پوائنٹ کے اضافے کی توضیح تفاوت کی پچھلی کسی قدر سے ہو سکتی ہے۔ چنانچہ عددی سروں کی قدر بینکاری تفاوت میں ان معمولی تبدیلیوں کو ظاہر کرتی ہے جو اس کے توضیحی متغیرات میں تبدیلیوں کی بنا پر آتی ہیں۔

#### 1.4.2 تمویں اور بینکاری تفاوت

بینکوں کا کام خطرات مول لینا ہے اور اپنے کاروبار کے دوران ان کے پاس کچھ غیر ادا شدہ قرضے (اثاثے) آسکتے ہیں۔ یہ غیر ادا شدہ قرضے اثاثے بینکوں کی جاری کارروائیوں میں پورے طور پر ظاہر ہونے چاہئیں جس کے لیے دنیا بھر میں محتاطیہ شرائط عائد کی جاتی ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے بھی بینکوں کے لیے اسی طرح کی شرائط نافذ کی ہیں تاکہ وہ درست و محفوظ طور پر اپنا کام کر سکیں۔ اکاؤنٹنگ میں تمویں کو اخراجات میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس لیے عام طور پر تمویں اور بینکاری تفاوت میں مثبت ربط سمجھا جاتا ہے۔ نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ پراویژن اور غیر ادا شدہ قرضوں کا تناسب زیر نظر عرصے میں بینکاری تفاوت سے مثبت ربط رکھتا ہے۔ مثلاً 1-1 عرصے کے دوران تمویں اور غیر ادا شدہ قرضوں کے تناسب میں 100 بیس پوائنٹ کا اضافہ ممکنہ طور پر بینکاری تفاوت میں 0.3 بیس پوائنٹ کا اضافہ کر دے گا۔

#### 1.4.3 انتظامی اخراجات اور بینکاری تفاوت

بینکاری تفاوت کی مجموعی سطح کی طرح انتظامی اخراجات کو بھی وساطت کی لاگت کا جز سمجھا جاتا ہے۔ یہ وساطت کی سرگرمیوں کے انتظام پر خرچ ہونے والے وسائل کو ظاہر کرتے ہیں۔ عموماً بینک اس لاگت کو شرح قرض اور شرح امانت کے درمیان تفاوت کو قائم رکھ کر یا فیس، کمیشن وغیرہ وصول کر کے پورا کرتے ہیں۔ چنانچہ انتظامی اخراجات اور بینکاری تفاوت میں مثبت ربط کی توقع کرنی چاہیے۔ ان نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ انتظامی اخراجات اور کل اثاثہ جات کا تناسب بینکاری تفاوت پر شرابیاتی لحاظ سے اہم اور مثبت اثر ڈالتا ہے۔ مثلاً مذکورہ تناسب میں 100 بیس پوائنٹ کا اضافہ زیر نظر عرصے کے دوران بینکاری تفاوت کو ممکنہ طور پر 21.9 بیس پوائنٹ بڑھا دے گا۔ یہ نتیجہ معاشی اعتبار سے بھی اہم معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ AR رقوم کی موجودگی کے معمولی اثر کو ظاہر کرتا ہے۔

#### 1.4.4 ملکیت اور بینکاری تفاوت

ان نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ بینکاری تفاوت کا تعین کرنے میں ملکیت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ غیر ملکی بینکوں کا بینکاری تفاوت (زیر نظر عرصے کے دوران 100 بیس پوائنٹ سے زیادہ) ملکی بینکوں کی نسبت زیادہ ہے۔ یہ بات مختلف بینکوں کے بینکاری تفاوت کے تجزیے سے بھی واضح ہو جاتی ہے کیونکہ کئی غیر ملکی بینک بلند بینکاری تفاوت رکھنے والے بینکوں کی فہرست میں آتے ہیں۔ ان بینکوں کو اپنا بینکاری تفاوت بلند رکھنے میں مدد دینے والے عوامل میں صارفی مالکاری کے زیادہ مواقع ملنا، اچھی خدمات کی فراہمی اور صارفین کی ضروریات کے مطابق نئی مصنوعات کے علاوہ تکنیکی برتری شامل ہیں۔<sup>9</sup>

#### 1.4.5 مسابقت اور بینکاری تفاوت

بلند بینکاری تفاوت کی موجودگی سے عموماً بینکاری کے شعبے میں مسابقت اور اس کی کارکردگی کے حوالے سے پالیسی سے متعلق سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ اس شعبے میں مسابقت کے فقدان سے بینکوں کو بینکاری تفاوت زیادہ رکھنے اور غیر معمولی طور پر بلند منافع وصول کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ یہ ناصرف بینکاری کے شعبے کی مجموعی کارگزاری کے لحاظ سے نیک شگون نہیں بلکہ طویل مدتی پائیداری کے اعتبار سے بھی اچھی علامت نہیں ہے۔ اس تجزیے کے مقاصد کے لیے ہم بینکاری کے شعبے میں مسابقت کی سطح کو جانچنے کے لیے ہر فنڈل اشاریہ (HHI) استعمال کریں گے۔ یہ اشاریہ ارتکاز کا پیمانہ ہے۔ ارتکاز زیادہ ہو تو مسابقت کم ہوگی کیونکہ اُس صورت میں بینکاری کا کاروبار چند بینکوں میں مرکز ہوگا۔ یہ بڑے بینک مارکیٹ میں اپنے حصے کو استعمال کر کے زیادہ منافع

<sup>8</sup> بینکوں کے لحاظ سے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر سودی آمدنی سے مجموعی آمدنی کا معیاری انحراف 3.99 سے 100 تک تبدیل ہوتا ہے۔

<sup>9</sup> معینہ اثرات کی موجودگی میں ملکیتی ڈی متغیر اس لیے شامل کیا گیا کہ ملکیت کے اثرات کو بینکوں کی خصوصیات سے میٹر کیا جاسکے۔

وصول کریں گے۔ اس لیے بینکاری تفاوت کم ہونے کی صورت میں اس اشاریے کا عددی سرشت ہونے کی توقع کی جائے گی۔

نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ عددی سر کی علامت توقعات کے مطابق ہے اور شماریاتی اعتبار سے اہم ہے۔ عددی سر کی قدر 0.003 ہے جو خاصی معقول ہے کیونکہ زیر غور عرصے میں ہر فنڈ ال اشاریہ 1045 (1997ء) سے 745 (2006ء) تک جاتا ہے۔ 2006ء کے دوران مذکورہ اشاریے میں تبدیلی بینکاری تفاوت میں 5.3 فیصد کمی کا باعث بنی۔ دوسرے الفاظ میں اگر 2006ء میں یہ مثبت صورتحال نہ پیش آئی ہوتی تو اس سال کے دوران مجموعی بینکاری تفاوت میں اضافہ زیادہ ہونا چاہیے تھا۔

#### 1.4.6 کلی معاشی عوامل اور بینکاری تفاوت

کلی معاشی عوامل میں حقیقی جی ڈی پی معمولاً بینکاری تفاوت پر اس طرح اثر ڈالتی ہے کہ یہ قرضوں کے خطرات کے عنصر پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جی ڈی پی نمو زیادہ ہو تو ناصرف امانتوں کی نمو میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ اس سے قرضوں کی طلب بھی بڑھتی ہے اور قرض داروں کی اپنے قرضے واپس کرنے کی صلاحیت بہتر ہوجاتی ہے۔ اس لیے حقیقی جی ڈی پی نمو اور بینکاری تفاوت میں مثبت ربط کی توقع کی جاتی ہے۔ یہ نتائج بینکاری تفاوت پر مثبت اور شماریاتی اعتبار سے اہم اثر کو ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً حقیقی جی ڈی پی نمو میں 100 بیس پوائنٹ کا اضافہ زیر غور عرصے کے دوران بینکاری تفاوت میں 18.7 بیس پوائنٹ کا اضافہ کر سکتا ہے۔

ایک اور کلی معاشی متغیر جسے اس تجزیے میں زیر غور لایا جاتا ہے وہ شرح سود کی تغیر پذیری ہے۔ عموماً بینکاری کے شعبے کی سیالیت کی حالت اور زری پالیسی کی تبدیلیاں شرح سود کی تغیر پذیری پر اثر مرتب کرتی ہیں۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ قلیل مدتی نشانیہ شرح سود کا اثر، شرح امانت کی نسبت شرح قرض پر زیادہ اور تیز تر ہوتا ہے۔<sup>10</sup> اس لیے عبوری ادوار میں شرح سود کی تغیر پذیری بڑھتی ہے اور بینکاری تفاوت کو مثبت طور پر متاثر کرتی ہے۔ اس امر کو شرح سود کے نظریہ توقع سے بھی تقویت ملتی ہے کیونکہ قلیل مدتی شرح سود، طویل مدتی شرح سود کا سبب بنتی ہے۔ اس صورتحال میں شرح سود کی تغیر پذیری اور بینکاری تفاوت کے درمیان مثبت ربط کی توقع کی جاتی ہے۔ ان نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ شرح سود کی تغیر پذیری میں 100 بیس پوائنٹ کی تبدیلی ہو تو زیر غور عرصے میں بینکاری تفاوت 11.5 فیصد بڑھ جاتا ہے۔

#### 1.5 بینکاری تفاوت کا تعین کرنے والے مزید عوامل

پینل ریگریشن پر مبنی بینکاری تفاوت کا تعین کرنے والے مندرجہ بالا عوامل کی فہرست مکمل نہیں کیونکہ ریگریشن کے نتائج زیر غور عرصے کے دوران بینکاری تفاوت میں 100 فیصد تغیر کی وضاحت نہیں کرتے۔ 10 فیصد سے زائد تغیر جس کی وضاحت نہیں ہو سکی کئی دیگر عوامل سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جو ریگریشن کی مساوات میں شامل نہیں۔ کم از کم دو عوامل ایسے ہیں جو بینکاری تفاوت کا تعین کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں لیکن پیچیدگی اور تغیر پذیری کے مسئلے کی وجہ سے ریگریشن تجزیے میں سامنے نہیں آتے۔ ان میں مطلوبہ نقد محفوظ اور بینکوں کی امانتوں کی ساخت شامل ہیں۔ ان دو عوامل کے مختصر جائزے سے بینکاری تفاوت کی سطح پر ان کے اثرات کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

##### 1.5.1 مطلوبہ نقد محفوظ اور بینکاری تفاوت

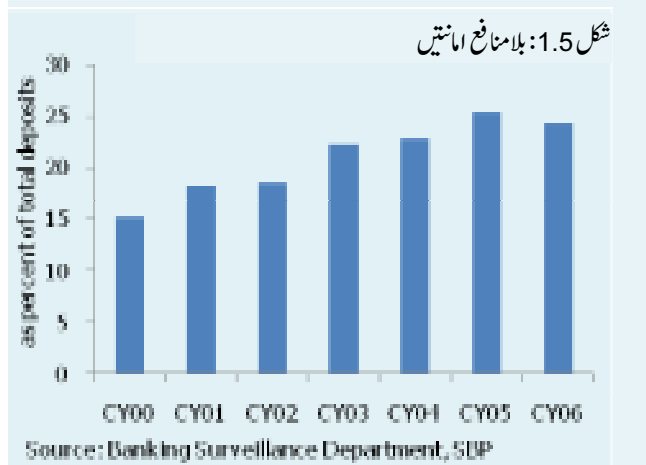
فی الوقت بینکوں پر محفوظات کے حوالے سے دو قسم کی شرائط لاگو ہوتی ہیں یعنی مطلوبہ نقد محفوظ اور لازمی شرح سیالیت۔ زیر غور عرصے کے دوران ان شرائط میں زیادہ تبدیلیاں نہیں ہوئیں جن کی بنا پر یہ ریگریشن کے نتائج میں شامل نہیں۔ طلبی واجبات (بشمول ایک سال سے کم عرصیت والی میعاد امانتیں) پر 7 فیصد بلا منافع مطلوبہ نقد محفوظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکاری کے شعبے کے پاس زیادہ سے زیادہ 93 فیصد طلبی واجبات ہیں جو وہ پیداواری اثاثوں میں لگا سکتا ہے۔ اس سے بینکاری تفاوت ابھرنے کی گنجائش پیدا ہوتی ہے۔ سیدھے سادے حساب سے پتہ چلتا ہے کہ مطلوبہ نقد محفوظ میں اضافے سے بینکاری تفاوت بڑھے گا اور اس کا الٹ بھی درست ہے۔ لازمی شرح سیالیت کو بینکاری کے شعبے پر ایک مخفی ٹیکس سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ بینکوں کو اپنے طلبی اور میعاد واجبات کا ایک مخصوص حصہ حکومتی وثیقہ جات میں لگانے کا پابند کرتا ہے (جن پر منافع عموماً کم ہوتا ہے کیونکہ خطرے کا عنصر موجود نہیں ہوتا)۔ لازمی شرح سیالیت میں اضافے کا بینکاری تفاوت پر مثبت اثر پڑنا چاہیے اور اس کا الٹ بھی درست ہے۔ تاہم توقع کی جاتی ہے کہ بینکاری تفاوت پر لازمی شرح سیالیت کا اثر مطلوبہ نقد محفوظ کی نسبت کم ہوگا کیونکہ بینکوں کو حکومتی وثیقہ جات میں سرمایہ کاری سے بہر حال کچھ نہ کچھ آمدنی ہوتی ہے۔

<sup>10</sup> تفصیلی تجزیہ اسٹیٹ بینک کی اشاعت 'پاکستان: فنانشیل سیکٹر اسیمسٹ 2005' میں کیا گیا۔

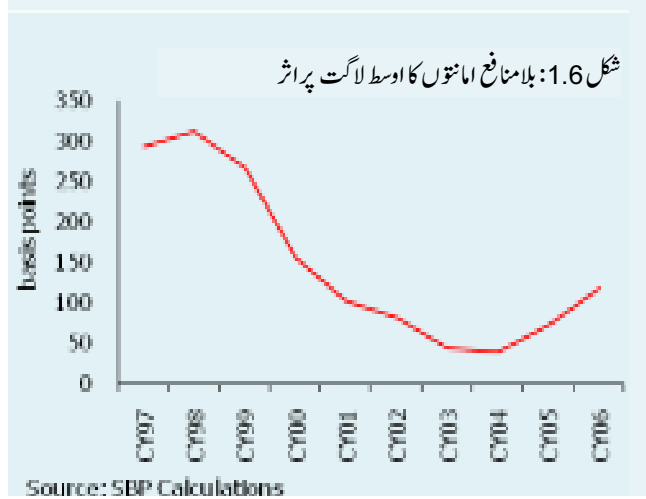


نقد محفوظ کی شرائط اور بینکاری تفاوت میں مثبت ربط تو واضح ہے تاہم بینکاری نظام کے مالی استحکام کے نقطہ نظر سے ان شرائط کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے، خصوصاً پاکستان جیسے ترقی پذیر ملکوں میں۔ لازمی شرح سیالیت کے تحت سرمایہ کاری بینکاری کے شعبے پر ایک مخفی ٹیکس کی حیثیت ضرور رکھتی ہے مگر دوسری طرف بینکاری شعبے کے سرمایہ کاری پورٹ فولیو میں خطرے کے عنصر کو کم بھی کرتی ہے۔

### 1.5.2 امانتوں کی ساخت اور بینکاری تفاوت



بالعموم بینکاری کے شعبے میں امانتوں کی ساخت کو بینکاری تفاوت کا اہم اظہار یہ تصور کیا جاتا ہے۔ تاہم ریگریشن تجزیے میں امانتوں کی ساخت کا کوئی جز شماریاتی اعتبار سے اہم ثابت نہیں ہوا۔ اس کی ایک ممکنہ تشریح بینکاری تفاوت پر ہر بینک کے مقررہ اثرات کی موجودگی ہو سکتی ہے۔ ایک اور وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ بیشتر بینکوں کی امانتوں کی ساخت ملتی جلتی ہے۔ ریگریشن تجزیے کی ان حدود کے پیش نظر بینکاری تفاوت پر امانتوں کی ساخت کے اثرات کی توجیہ غیر وصولی امانتوں کے تفاوت پر اثرات معلوم کر کے کی جاسکتی ہے۔ شکل 1.5 میں دکھایا گیا ہے کہ بینکاری کے شعبے کی کل امانتوں میں سے لگ بھگ ایک چوتھائی بلا منافع ہیں۔ صفر شرح سود پر امانتوں کے اس بڑے اور بڑھتے ہوئے حجم سے امانتوں کی اوسط لاگت کم ہو جاتی ہے۔ اگر ہم کل امانتوں میں سے ان امانتوں کو منہا کر دیں تو ان کی اوسط لاگت 2006ء کے لیے 118 پیس پوائنٹ بڑھ جاتی ہے (دیکھئے شکل 1.6)۔ نتیجے کے طور پر بینکاری تفاوت بھی 118 پیس پوائنٹ کم ہو جاتا ہے۔



صفر شرح سود والی امانتوں کے علاوہ بینکاری شعبے کی مجموعی امانتوں میں نفع نقصان شراکت (PLS) کی امانتوں کا 90 فیصد حصہ اپنی امانتوں کی مجموعی لاگت سے نمٹنے میں بینکوں کو دستیاب لچکداری کی عکاسی کرتا ہے۔ بینکوں کو اجازت ہے کہ وہ امانتیں قبول کرنے کے موقع پر ظاہر کی گئی شرحوں پر نظر ثانی کر سکیں۔

کھاتوں کے قسم کے اعتبار سے امانتوں کی تقسیم سے بھی بینکاری کے شعبے میں امانتوں کی ساخت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ جدول 1.4 سے پتہ چلتا ہے کہ کل امانتوں میں معینہ امانتوں کا حصہ جون 2006ء کے آخر تک 25 فیصد کے قریب تھا اور ان معینہ امانتوں کا ایک بڑا حصہ چھ ماہ سے کم میعاد کے زمرے میں آتا ہے۔ قلیل مدتی امانتوں کا حصہ زیادہ ہونے کی وجہ سے بھی امانتوں کی شرح کم ہے کیونکہ ان امانتوں پر منافع طویل میعاد والی مقررہ امانتوں سے کم ہے۔ بہر حال اسٹیٹ بینک کی جانب سے طلبی اور میعاد کی واجبات پر مطلوبہ نقد محفوظ کی مختلف سطیہ<sup>11</sup> متعارف کرانے سے بینکوں کو طویل تر میعاد والی مقررہ امانتیں اکٹھا کرنے کے لیے بہت ترغیب ملتی ہے۔ دسمبر 2006ء کے آخر کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس ترغیب کے مطلوبہ نتائج برآمد ہونا شروع ہو گئے ہیں کیونکہ کل امانتوں میں معینہ امانتوں کا حصہ جون 2006ء میں 24.2 فیصد سے بڑھ کر 2006ء کے آخر میں 30.7 فیصد ہو گیا۔ اس مثبت پیش رفت کو دیکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے ایک اور ہدایت جاری کرتے ہوئے ایک سال اور اس سے زائد میعاد کی امانتوں پر 7 فیصد مطلوبہ نقد محفوظ کی شرح ختم کر دی<sup>12</sup> تاکہ بینکوں کو مقررہ امانتیں اکٹھی کرنے کی مزید ترغیب ملے اور امانتوں پر مجموعی منافع بہتر ہو، ساتھ ہی ساتھ اثاثوں اور واجبات کے مابین عدم مطابقت کم ہو جائے۔

<sup>11</sup> بی ایس ڈی سرکلر نمبر 9 بتاریخ 18 جولائی 2006ء اور بی ایس ڈی سرکلر نمبر 10 بتاریخ 22 جولائی 2006ء۔

<sup>12</sup> بی ایس ڈی سرکلر نمبر 4 اور 5 بتاریخ یکم اگست 2007ء۔

جدول 1.4: کھاتوں کی اقسام کے لحاظ سے امانتوں کی تقسیم  
کل امانتوں میں حصہ

معینہ امانتیں										
کل	< or =	< or =	< or =	< or =	< or =	< or =	< or =	< or =	< or =	< or =
کل معینہ امانتیں	5-Y	5-Y	Y	Y	Y	1-Y	<6-m	بچت	دیگر	طلبی
جون 04ء	16.4	3.4	0.1	1.2	0.8	2.7	2.4	5.8	55.8	1.7
دسمبر 04ء	16.6	2.9	0.1	1.1	0.5	2.3	2.3	7.2	54.1	2.0
جون 05ء	18.9	2.5	0.2	0.8	0.5	2.5	3.1	9.4	52.1	1.4
دسمبر 05ء	25.3	2.5	0.2	0.7	0.5	3.8	4.0	13.7	46.0	1.4
جون 06ء	24.2	2.6	0.2	0.9	0.6	4.5	3.6	11.9	47.3	1.5
دسمبر 06ء	30.7	3.7	0.2	1.5	0.7	5.5	4.8	14.2	42.4	1.2

ماخذ: شماریاتی بلیٹن، اسٹیٹ بینک

امانتوں کی ساخت کا جائزہ لینے کا ایک اور اہم طریقہ مالیت کے لحاظ سے امانتوں کی تقسیم ہے۔ جدول 1.5 میں دکھایا گیا ہے کہ 40 فیصد سے زائد امانتیں 5 لاکھ روپے سے کم کی ہیں۔ لیکن عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایک کروڑ روپے سے زائد کی امانتیں سود کی شرحوں پر زیادہ منحصر ہوتی ہیں۔

جدول 1.5: مالیت کے لحاظ سے امانتوں کی تقسیم  
کل امانتوں میں فیصد

دسمبر 01ء	دسمبر 02ء	دسمبر 03ء	دسمبر 04ء	دسمبر 05ء	دسمبر 06ء	دسمبر 07ء
4.2	3.3	2.7	1.4	1.0	0.9	1.1
27.3	25.9	19.0	15.7	11.8	11.1	9.2
35.0	34.1	29.0	27.5	23.1	22.4	17.6
54.6	54.5	49.4	49.2	44.5	43.8	41.1
61.0	61.3	55.9	55.7	50.8	50.1	48.0
73.5	75.2	72.1	69.8	65.0	65.5	64.9
26.5	24.8	27.9	30.2	35.0	34.5	35.1

ماخذ: شماریاتی بلیٹن، اسٹیٹ بینک

خلاصہ یہ ہے کہ مختلف زاویوں سے امانتوں کی ساخت کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ کھاتہ داروں کی سیالیت کی ترجیحات عام طور پر کم شرح امانت کے حق میں ہوتی ہیں۔ کھاتہ دار کی سیالیت کی ترجیح زیادہ ہو تو اس سے بینکاری کے شعبے کو رقوم اکٹھا کرنے کی اوسط لاگت کم کرنے میں مدد ملتی ہے جس سے بینکاری تفاوت بڑھ جاتا ہے۔

## 1.6 پالیسی تجاویز

بلند بینکاری تفاوت سے نمٹنے کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ اس کا تعین کرنے والے عوامل پر اثر انداز ہوا جائے۔ اس سلسلے میں بینکاری تفاوت کا تعین کرنے والے عوامل کے بارے میں بحث بہت سودمند ہوگی۔ مثال کے طور پر حقیقی جی ڈی پی نمو میں اضافے کا تعلق بلند بینکاری تفاوت سے ہے۔ چونکہ معاشی نمو برقرار ہے، اس لیے مجوزہ پالیسی یہ ہے کہ بینکاری تفاوت پر اس کا مثبت اثر غیر ادا شدہ قرضوں اور امانتوں میں اضافے پر جی ڈی پی کی نمو کے بالواسطہ اثر کی وجہ سے زائل ہو جائے۔ مزید برآں شرح سود کی تغیر پذیری کم کرنے اور بینکاری کے شعبے میں مسابقت بڑھانے کی کوششوں سے بھی بینکاری تفاوت کم کرنے میں مدد ملے گی۔ بینکوں کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے کہ وہ انتظامی اخراجات کم کریں، بنیادی تجارتی سرگرمیوں کو بڑھائیں اور قرض گاری کی محتاط و درست پالیسیوں پر عمل کریں۔ یہ تمام عوامل بینکاری تفاوت کو، جو اس وقت زیادہ ہے، کم کرنے میں معاون ثابت ہوں گے۔ کچھ دیگر ممکنہ اقدامات پر ذیل کی سطور میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

### 1.6.1 صارفین کی آگاہی

امانتوں کی ساخت کو ذہن میں رکھتے ہوئے بینکاری تفاوت کم کرنے میں پہلا قدم یہ ہو سکتا ہے کہ ڈپازٹرز میں آگاہی پیدا کی جائے تاکہ وہ اپنی امانتیں نسبتاً زیادہ منافع والی معینہ امانتی اسکیموں میں رکھیں، بشرطیکہ معینہ امانتی اسکیموں پر منافع طلبی، پختی اور جاری امانتوں کی نسبت خاصاً زیادہ ہو (دیکھئے جدول 1.6)۔ چنانچہ ڈپازٹرز کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے کہ وہ اپنی فاضل رقوم اپنی باقاعدہ پختی اور طلبی امانتوں میں سے زیادہ منافع بخش امانتوں میں جمع کرائیں۔

اگرچہ کھاتہ داروں کے رویے میں تھوڑی مدت میں کوئی بڑی تبدیلی متوقع نہیں تاہم ان میں آگاہی پیدا کرنے کی کوششوں کے ساتھ مختلف قسم کی میعادی امانتوں پر منافع کی شرحوں کے بارے میں معلومات فراہم کرنے سے مثبت نتائج برآمد ہونے کی توقع ہے۔ اس مقصد کے لیے ایک ویب لنک (جو اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر ہو سکتا ہے) مددگار ہو سکتا ہے، جس پر بینکاری کے شعبے میں امانتوں کی شرحوں اور دیگر بینک چارجز کا تقابل دیا گیا ہو۔

جدول 1.6: بینکوں کی امانتوں پر منافع

فیصد سالانہ

میعادی امانتیں									
3 ماہ سے کم	3 ماہ اور زائد	6 ماہ اور زائد	1 سال اور	2 سال اور	3 سال اور	4 سال اور	5 سال اور	طلبی امانتیں	بچت امانتیں
کم سے کم	مگر 6 ماہ سے کم	مگر 1 سال سے کم	سال سے کم	سال سے کم	سال سے کم	سال سے کم	سال سے کم		
1.15	1.51	2.20	2.71	2.80	3.01	2.98	3.23	1.12	0.98
1.93	1.93	2.63	2.73	2.87	3.24	3.06	3.57	1.33	0.93
2.98	3.62	4.21	4.28	3.99	4.02	3.84	3.98	1.39	1.24
3.62	3.27	4.78	5.75	5.27	5.51	6.19	4.96	1.34	1.66
4.24	4.49	4.64	5.26	5.44	5.44	4.9	5.57	1.45	1.67
4.32	5.56	5.88	5.95	5.67	7.14	7.09	6.01	1.68	1.92

ماخذ: شماریاتی بلیٹن، اسٹیٹ بینک آف پاکستان

### 1.6.2 بینک چارجز کی درستی

یہ بات قابل توجہ ہے کہ بینک اپنی اپنی ویب سائٹس پر اور اپنی شاخوں میں شرح ہائے امانت اور چارجز کا شیڈول دیتے ہیں تاہم بینکوں کے مابین موازنہ کرنا مشکل عمل ہو سکتا ہے کیونکہ شرحیں اور چارجز مختلف امانتی اسکیموں کی اپنی اپنی چھوٹی بڑی خصوصیات کے مطابق تبدیل ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہ سفارش کی جاتی ہے کہ کچھ بنیادی چارجز کو پورے بینکاری کے شعبے میں یکساں رکھا جائے۔ مثال کے طور پر چیک بک کا اجراء، اے ٹی ایم کارڈ، پے آرڈر، ڈیمانڈ ڈرافٹ، ٹریولرز چیک، روایتی کھاتوں پر سروسز چارجز وغیرہ کے نرخوں میں یکسانیت لائی جاسکتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ تمام بینک چارجز ایک جیسے ہوں گے کیونکہ کچھ چارجز کا انحصار مارکیٹنگ کی حکمت عملی اور کسی مخصوص بینک کی تکنیکی ترقی کی سطح پر ہوتا ہے۔ تجویز یہ ہے کہ ان بینکاری خدمات کے چارجز یکساں رکھے جائیں جو عام طور پر تقریباً ایک جیسے چارجز وصول کرتے ہیں۔ اس حوالے سے کم سے کم ماہانہ اوسط بیلنس سے کم بیلنس رکھنے والے کھاتوں پر 50 روپے ماہانہ کے سروس چارجز خوش آئند قدم ہے۔<sup>13</sup>

### 1.6.3 امانتوں کی نفع نقصان میں شراکت کی حیثیت پر نظر ثانی ہونی چاہیے

امانتوں کی ساخت سے یہ ظاہر ہے کہ نفع نقصان میں شراکت کی امانتیں بینکاری شعبے کے لیے رقوم کے حصول کا اہم ذریعہ ہیں۔ ان امانتوں کی ایک اہم خاصیت یہ ہے کہ بینک اپنی نفع نقصان میں شرکت کی نوعیت کی وجہ سے ان امانتوں پر منافع کی نظر ثانی شدہ شرحوں کو پچھلی تاریخوں سے نافذ کر سکتے ہیں۔ عام طور پر بینک جنوری اور جولائی میں اپنی پالیسی امانتوں پر شرح منافع کا اعلان کرتے ہیں اور امانتوں پر منافع کا حتمی اعلان کرتے وقت ان شرحوں میں کمی یا زیادتی کر سکتے ہیں۔ پی ایل ایس امانتوں کی یہ خاصیت بینکنگ کنٹرول ڈپارٹمنٹ کے سرکلر نمبر 13 بتاریخ 20 جون 1984ء کی بنیاد پر ہے جو

<sup>13</sup> پی ایل آر ڈی سرکلر نمبر 20 بتاریخ یکم اگست 2007ء۔

بینکاری کے شعبے سے ربا کے خاتمے کے لیے جاری کیا گیا تھا۔ یہاں دو نکات قابل ذکر ہیں۔ اول، وقت گزرنے کے ساتھ یہ محسوس کیا گیا ہے کہ یہ امانتیں شریعت سے مطابقت نہیں رکھتیں کیونکہ بینکاری نظام کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کی کوششوں کو 1991ء میں غیر اسلامی قرار دیا گیا۔<sup>14</sup> دوم، حالیہ برسوں میں پاکستان میں اسلامی بینکاری روایتی بینکاری کے ساتھ ساتھ ابھری ہے اور روایتی بینک خالصتاً اسلامی شاخیں اور ذیلی ادارے قائم کر سکتے ہیں۔ اسلامی بینکوں کی تجارتی مصنوعات (اثاثے اور واجبات دونوں) شریعت سے مطابقت رکھتی ہیں۔ ان حالات میں یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ پی ایل ایس امانتوں کی روایتی کمرشل بینکوں کے پاس رہنے کے تصور پر نظر ثانی کی جائے۔

#### 1.6.4 مسابقت میں اضافہ کرنا اور زیادہ حقیقت کشائی

سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کی بینکاری کے شعبے میں مسابقت کو فروغ دینے کی پالیسیوں کو جاری رکھا جائے، جو معیشت کی مجموعی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ بینکاری کے شعبے میں مسابقت بڑھانے کی پالیسیوں کے ساتھ زیادہ حقیقت کشائی لانا اور فعال نگرانی وہ کلیدی عناصر ہیں جو بینکاری تفاوت کم کرنے میں مدد دیں گے۔

<sup>14</sup> وفاقی شریعت عدالت نے نومبر 1991ء میں بینکاری شعبے کے نفع و نقصان کی بنیاد پر مارک اپ کے مروجہ طریقے کو غیر اسلامی قرار دے دیا تھا۔ 23 دسمبر 1999ء کو پاکستان کی عدالت عظمیٰ نے اس فیصلے کی توثیق کی۔